جلد ۵۰/۱۵ | ۲۱ ہجرت ۱۳۴۰ ہش | ۲۱ مئی ۱۹۶۱ء | نمبر ۱۱۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۲۰ مئی بوقت ۸½ بجے صبح

پرسوں کی نسبت کل حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی الحمد للہ۔ اس وقت بھی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

آزاد الجزائری حکومت کی فرانس کے ساتھ بات چیت آج شروع ہو رہی ہے

الجزائری عوام کی آزادی اور قیام امن ہمارا مقصد ہے۔ (الجزائری لیڈر)

تیونس ۲۰ مئی۔ آزاد الجزائری حکومت کا وفد فرانس سے بات چیت کے لئے جنیوا روانہ ہو گیا ہے۔ واضح رہے کہ فرانس اور الجزائری نمائندوں کی بات چیت آج ۲۰ مئی سے ایویان میں شروع ہو رہی ہے۔ گفتگو کے دوران الجزائری وفد کے ارکان ہر روز جنیوا واپس آ جایا کریں گے۔ ایویان اور جنیوا میں اس موقعہ پر خاص حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں۔ الجزائری حکومت کے نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ مسٹر کریم بالقاسم وفد کے لیڈر ہیں۔ انہوں نے ایک بیان میں کہا الجزائری وفد کے سامنے یہ مقصد رہے گا کہ الجزائر میں پھر امن قائم ہو جائے اور الجزائری عوام اپنی آزادی حاصل کر سکیں۔ مسٹر کریم بالقاسم نے کہا کہ آزاد الجزائر سب قوموں سے تعلقات استوار کرے گا۔ ہم اپنی جد وجہد اور تاریخ کا انتہائی دور شروع کر رہے ہیں۔ ہمیں اپنی قوم پر اعتماد ہے، اور ہم اسے مایوس نہ کریں گے۔ ہمارے دشمن الجزائر کے مسئلہ کا منصفانہ حل تلاش کرنے کی راہ میں زیادہ سے زیادہ مشکلات پیدا کریں گے۔ لیکن ہمیں ایسی کوششوں کو ناکام بنا کر تمہیں جلد جانا ہے۔

۳ و ۴ جون کو صدر کینیڈی اور خروشیف کے درمیان ملاقات ہو گی

ملاقات میں اہم عالمی مسائل پر تبادلۂ خیالات ہو گا

واشنگٹن ۲۰ مئی۔ وائٹ ہاؤس کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ صدر کینیڈی اور مسٹر خروشیف کی ملاقات ۳ اور ۴ جون کو آسٹریا کے دارالحکومت وی آنا میں ہو گی۔ وائٹ ہاؤس کے اعلان میں کہا گیا ہے کہ وی آنا میں صدر کینیڈی اور مسٹر خروشیف کی ملاقات میں کوئی بات چیت باقاعدہ نہیں ہو گی۔ دونوں سربراہوں کی یہ ملاقات بڑے بڑے عالمی مسائل پر تبادلۂ خیالات کے لئے ہو گی۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ مسٹر کینیڈی روسی وزیر اعظم سے بات چیت کے بعد ۵ جون کو لنڈن روانہ ہو جائیں گے۔ جہاں وہ برطانیہ کے وزیر اعظم میکملن سے ملاقات کریں گے۔ اور اس کے بعد وہ واشنگٹن روانہ ہو جائیں گے۔

طوفان زدگان کے لئے عطیات

لاہور ۲۰ مئی۔ مغربی پاکستان کے ایڈیشنل چیف سیکرٹری مسٹر ایم ایم احمد نے صوبہ کے تمام کمشنروں، ڈپٹی کمشنروں اور پولیٹیکل ایجنٹوں سے اپیل کی ہے کہ وہ مشرقی پاکستان کے طوفان زدگان کی امداد کے صدارتی فنڈ میں زیادہ سے زیادہ چندہ جمع کرنے کے سلسلہ میں ڈویژنل اور ضلعی کمیٹیوں کو حرکت میں لائیں۔ مسٹر احمد نے مشرقی پاکستان کے طوفان زدگان کی امداد کے لئے دل کھول کر عطیات دینے کی اپیل کی ہے۔

واشنگٹن کانفرنس اور پاکستان کی مالی ضروریات

راولپنڈی ۲۰ مئی۔ وزارت خزانہ کے سکرٹری مسٹر ایوب نے کہا ہے کہ پاکستان کو اپنے ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کے لئے زیادہ امداد ملنے کی توقع ہے۔ پاکستان کی ضرورتوں پر غور کرنے کے لئے امداد دینے والے ملکوں کا اجلاس ۵ جون کو واشنگٹن میں ہو گا۔ مسٹر ایوب نے یہ امید ظاہر کی کہ امداد دینے والے ملکوں سے امدادی رقوم میں اضافہ کی واضح یقین دہانی حاصل کر لی جائے گی۔

آپ نے کہا کہ پاکستان نے اقتصادی حالت اور ضرورتوں کی مفصل رپورٹیں تیار کر لی ہیں۔ جن کی بنیاد پر وہ امداد دینے والے ملکوں کے سامنے اپنی ضرورت کا صحیح نقشہ پیش کر سکے گا۔

جاپان بھی پاکستان کی امداد کا اعلان کرے گا

لاہور ۲۰ مئی۔ جاپانی سفیر مسٹر شمازو نے بتایا ہے کہ جاپان کے جس اقتصادی کمیشن نے حال ہی میں پاکستان کا دورہ کیا تھا وہ اپنی رپورٹ عنقریب حکومت جاپان کو پیش کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ ۵ جون کو واشنگٹن میں عالمی بنک کا جو اجلاس منعقد ہو رہا ہے، اس میں جاپان بھی غالباً پاکستان کو امداد دینے کے بارے میں اعلان کرے گا۔

تیل کی پیداوار میں اضافہ

کراچی ۲۰ مئی۔ پاکستان میں گزشتہ سال کے دوران میں خام تیل کی پیداوار میں سولہ اعشاریہ چھ فیصد اضافہ ہوا ہے۔ یہ اضافہ ڈھلیاں، بلکسر، جویا میرا۔ اور کھوڑ کے علاقہ میں تیل کے چشموں میں ہوا ہے۔ اس سال پاکستان میں ۱۸ لاکھ ۵۹ ہزار بیرل خام تیل پیدا ہوا۔

جامعہ احمدیہ میں ایک لیکچر

مورخہ ۲۲ مئی بروز سوموار ساڑھے گیارہ بجے قبل دوپہر جامعہ احمدیہ کے ہال میں مکرم عبد الحکیم صاحب اکمل سابق مبلغ ہالینڈ "ہالینڈ کے معاشرتی اور مذہبی حالات" کے موضوع پر لیکچر دیں گے۔ مقامی احباب سے شمولیت کی درخواست ہے۔

نائب صدر الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ ربوہ

ضروری اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ بڑی بڑی جماعتوں میں جہاں حلقہ وار صدارتیں قائم ہیں۔ مثلاً ربوہ، لاہور، راولپنڈی اور کراچی وغیرہ وہاں آئندہ صدر حلقہ کی مجلس عاملہ میں زعیم خدام الاحمدیہ و زعیم انصار اللہ بھی بطور ممبر شامل ہوں گے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

دار الرحمت غربی میں لیکچر

مکرم گیانی عباد اللہ صاحب مورخہ ۲۱-۵-۶۱ کو بعد نماز مغرب مسجد دار الرحمت غربی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سکھوں کے متعلق پیشگوئیوں کے موضوع پر تقریر کریں گے احباب تشریف لا کر استفادہ حاصل کریں۔

خاکسار۔ محمد سعید صدر محلہ دار الرحمت غربی ربوہ

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ رمئی ۱۹۶۱ء

اسلام پر سب سے بڑا اعتراض

غیر مذاہب والوں نے اسلام پر جو اعتراضات کئے ہیں ان میں سے سخت ترین اعتراض یہ ہے کہ اسلام کی اشاعت میں تلوار سے کام لیا گیا ہے یہ اعتراض عیسائی پادریوں نے خاص طور پر بہت اچھالا ہے اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ مغربی مستشرقین جو بظاہر اسلام کی خوبیوں کے مداح بھی ہیں وہ بھی دبی زبان سے ہی سہی کسی نہ کسی رنگ میں اسلام پر یہ اعتراض ضرور جوڑ دیتے ہیں۔

یہ درست ہے کہ یہ لوگ اسلام پر ایسے اعتراضات غلط فہمی اور زیادہ تر تعصب کی وجہ سے کرتے ہیں لیکن اس بات پر بھی غور کرنا چاہئیے کہ عیسائی پادریوں اور ان کے تتبع میں دوسرے لوگوں کو اسلام پر یہ اعتراض کرنے کا کیوں موقع ملا ہے۔ آپ چند ایک مستشرقین کو چھوڑ کر کسی کی کتاب رسالہ یا مضمون اسلام پر دیکھ لیں۔ اس میں کسی نہ کسی رنگ میں اسی اعتراض کو دہرایا گیا ہے۔ یہاں تک کہ بعض بڑی بڑی تصنیفات جیسا کہ انسائیکلوپیڈیا یا برٹانیکا وغیرہ ہیں ان میں بھی جو مضمون سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یا اسلام پر درج کیا جاتا ہے اس میں بھی یہ اعتراض دہرایا جاتا ہے۔ اور ظاہر کیا جاتا ہے کہ اسلام اور تلوار لازم و ملزوم ہیں۔

ہم نے ایسی کئی تصنیفات غور سے پڑھی ہیں دیکھا گیا ہے کہ جہاں مصنف سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانوں کے اخلاق کی تعریفوں پر تعریفیں کرتا چلا جاتا ہے اور تاریخ عالم اور دیگر مذاہب سے کئی باتوں میں اس کی فوقیت کو تسلیم کرتا ہے۔ جب وہ اشاعت اسلام پر آتا ہے تو بے اختیار اس کے منہ سے یہ اعتراض نکل جاتا ہے۔ ان معترضین نے اس اعتراض کو اہمیت دینے کے لئے آنحضرت صلعم کی زندگی کو دو حصوں میں تقسیم کر رکھا ہے۔ مکی زندگی اور مدنی زندگی۔ اور اس تقسیم کے سہارے پر یہ عمارت تیار کی جاتی ہے کہ مکہ مکرمہ میں تو آنحضرت صلعم اور ان کی جماعت کمزور تھی۔ اس لئے وہاں انہوں نے رواداری اور نرمی کا رویہ اختیار کئے رکھا لیکن جب مدینہ پہنچ کر ان کو اقتدار حاصل ہوا تو انہوں نے تلوار نکال لی۔ اور وحشیانہ زندگی شروع کر دی۔

یہ تو صحیح ہے کہ آپ کو مدینہ میں تلوار اٹھانی پڑی لیکن کن حالات میں متعصب پادری اس کو نظر انداز کر دیتا ہے پھر وہ ہی اسلامی تاریخ کو لیتا ہے اور پکار اٹھتا ہے ؎

بوئے خوں آتی ہے اس قوم کے افسانوں سے

پھر وہ ہماری فقہ کی کتابوں کا مطالعہ بھی اسی نقطہ نظر سے کرتا ہے اور دیکھتا ہے کہ بعض ہمارے علماء نے مرتد کے قتل اور جہاد بالسیف ایسے مسائل پر جو بحثیں کی ہیں ان سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ اسلام کے معنی ہیں ایک ہاتھ میں قرآن اور دوسرے میں تلوار ہو۔

افسوس یہ ہے کہ اس زمانہ میں بھی جب بعض لوگوں نے قرآن و سنت کی روشنی میں ان مسائل کی وضاحت کرنے کی کوشش کی تو علماء کے ایک طبقہ نے ان پر کفر کے فتوے لگا دئے۔ یہ نہیں ہے کہ ایسے علماء کی کمی ہے جنہوں نے قتل مرتد اور جہاد بالسیف کی صحیح صحیح اور کما حقہ وضاحت کی ہے۔ اور یا دونوں کے اس قسم کے اعتراضات کو غلط ثابت کر دیا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ ایسے علماء کہلانے والوں کی بھی کمی نہیں ہے جنہوں نے اس زمانہ میں بھی عام پسند اور رائے عامہ کی خاطر حقیقت کو اپنی تحریروں میں چھپانے کی کوشش کی ہے اور اسلام کا ایسا تصور پیش کیا ہے جس سے عیسائی پادریوں کے اعتراضات کی تائید ہوتی ہے۔ چنانچہ حال میں جب پاکستان میں عیسائیت کے فروغ کے متعلق چرچا ہوا تو اس طبقہ نے عیسائیت کے انسداد کے لئے جو تجاویز پیش کیں وہ ایسی تھیں کہ ان سے یہی ثابت ہو سکتا ہے کہ اسلام میں ذاتی کشش کوئی نہیں ہے بلکہ اس کی حفاظت حکومت کے جبری طریقوں ہی سے کی جا سکتی ہے۔

ان لوگوں نے یہاں تک کہدیا کہ عیسائیت کو پاکستان میں روکنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اسلام سے مرتد ہونے والوں کو ان کی مزعومہ سزا قتل کر دینے کا حکومت کو اہتمام کرنا چاہئیے ؎

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم
کہ با من ہر چہ کرد آں آشنا کرد

ظاہر ہے کہ ایسی تجویزیں عیسائیت کو تقویت دینے کے لئے نہایت موثر ہو سکتی تھیں۔ چنانچہ عیسائیوں نے اس سے فائدہ اٹھایا ہے اور وہ

۲ اب ان تجاویز کو پیش کر کرکے بھولے بھالے مسلمانوں کو ورغلا رہے ہیں اور اس کے مقابلہ میں عیسائیت کی نرمی اور رواداری کی تعلیم کو پیش کرتے ہیں جس سے محال ہے کہ انسانی فطرت متاثر نہ ہو۔

الغرض ان لوگوں نے ایسی تجاویز پیش کرکے بجائے فائدہ کے اسلام کو سخت نقصان پہنچایا ہے اور جس عیسائیت کو روکنے کے لئے یہ تجاویز پیش کی گئی ہیں اس کو مزید تقویت دینے کے لئے نہایت مضبوط ہتھیار وہ عیسائیوں کے ہاتھ میں دے رہے ہیں۔

اخبارات میں حکومت کے اس اقدام کے متعلق خبریں شائع ہوئی ہیں کہ ایسے علماء پیدا کئے جانے کا اہتمام کیا جائے جو ہمارے نوجوانوں کو متاثر کر سکیں اور جوان میں روحانی اور اخلاقی اقدار پیدا کرنے کے قابل ہوں ہم حکومت کی اس تجویز کی پرزور تائید کرتے ہیں کیونکہ اگر اسلام کے سفینہ کے ملاح اس قسم کے لوگ رہے جنہوں نے عیسائیت کے مقابلہ کے لئے اپنی جابرانہ تجاویز پیش کی ہیں۔ تو جو طوفان الحاد اور عیسائیت کے بھیس میں اس وقت ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے آیا ہے ہمارے نوجوان ہرگز اس کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۳ پر)

"ایمان درست نہیں ہوتا جبتک انسان صاحب ایمان کی صحبت میں نہ رہے"

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(از محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:-

"خوش قسمت وہی انسان ہے جو ایسے مردانِ خدا کے پاس رہ کر (جن کو اللہ تعالیٰ اپنے وقت پر بھیجتا ہے) اس غرض اور مقصد کو حاصل کرلے جس کے لئے وہ آتے ہیں"۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۱۱)

ایسے خوش قسمت بزرگ جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک صحبت نصیب ہوئی اور جنہوں نے اس زمانہ کے مامور و مرسل کو بہت قریب سے دیکھا اور اس پاک انسان کے قرب سے دل کی پاکیزگی حاصل کی۔ ایک ایک کرکے ہم سے رخصت ہوتے جا رہے ہیں۔ ایسے وقت میں اس امر کی شدت سے ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ ان بزرگان سلسلہ کے حالات و واقعات قلم بند کر دئے جائیں۔ تا بعد میں آنے والے یہ دیکھ سکیں کہ مسیح زماں کی مسیحائی نے ان میں دین کے لئے فدائیت، اسلام کے لئے قربانی اور حضرت رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلنے کی کس قدر تڑپ پیدا کر دی تھی۔ ایسی تڑپ جو ان کی ہر حرکت و سکون سے عیاں تھی اور حضور علیہ السلام کے اس ارشاد کی تعمیل میں کہ:-

"تم اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرو۔ اور بالکل ایک نئے انسان بن جاؤ"۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۷۳)

انہوں نے اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرلی تھی اور وہ خدا کے فضل سے "نئے انسان" بن چکے تھے ایسے بزرگوں کے حالات کے مطالعہ سے بعد میں آنے والے اصحاب کے دل میں بھی یہ خواہش پیدا ہوگی کہ وہ بھی ان کے نقشِ قدم پر چلیں اور یکسر "نئے انسان" بن جائیں۔

مجھے یہ دیکھ کر بے حد مسرت ہوئی کہ سلسلہ کے ایک مخلص خادم مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے درویش قادیان نے جو مالی مشکلات کے باوجود ایک عرصہ سے صحابۂ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات جمع کرکے شائع کر رہے ہیں "اصحاب احمد" کے نام سے کتب کا سلسلہ جاری کئے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کی ہمت و اخلاص میں برکت دے اور وہ جس عزم کو لیکر کھڑے ہوئے ہیں اس میں انہیں کامیاب فرمائے۔ آمین۔

میں احبابِ سلسلہ سے گذارش کروں گا۔ کہ "اصحاب احمد" کی کثرت سے خریداری قبول فرمادیں۔ کوئی احمدی گھرانہ ایسا نہ ہونا چاہیئے جہاں تصنیفات "اصحاب احمد" نہ پہنچیں اور جس کے نوجوان اور بچے اس کے مطالعہ سے محروم رہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (جو اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم کے مصداق تھے) کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اس طرح کہ ہم بھی اپنے اندر محض اسی کے فضل اور توفیق سے نیک تبدیلی پیدا کرکے بالکل نئے انسان بن جائیں۔ آمین۔

(مرزا ناصر احمد)
پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ

عید الاضحیٰ کی قربانیاں

کیا یہ قربانیاں صرف حاجیوں کے لئے مقرر ہیں؟

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے مندرجہ بالا موضوع پر ۱۹۵۸ء میں ایک نہایت جامع اور مبسوط مضمون رقم فرمایا تھا۔ اس مضمون کا ایک حصہ عید الاضحیٰ کی تقریب کی مناسبت سے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

عید الاضحیٰ کے حکم کا پس منظر

اس مسئلہ کے متعلق صحیح اسلامی تعلیم بتانے سے قبل ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مختصر الفاظ میں یہ بتا دیا جائے کہ **عید الاضحیٰ** کس چیز کا نام ہے اور وہ اسلام میں کس طرح مشروع ہوئی۔ اور اس کی غرض و غایت اور حکمت کیا ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔ تا کہ اس سوال کا **پس منظر** واضح ہو جائے۔ کیونکہ پس منظر کے بغیر کسی چیز کا صحیح تصور قائم نہیں ہو سکتا۔ سو جاننا چاہیئے کہ:۔

(۱) عید ایک عربی لفظ ہے جس کے معنے ایسی اجتماعی خوشی کے دن کے ہیں جو بار بار آئے اور اسلام میں تین عیدیں مقرر کی گئی ہیں ایک جمعہ کی عید ہے۔ جو سات دن کی نمازوں کے بعد آتی ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ارشاد کے ماتحت یہ عید ساری عیدوں میں سب سے زیادہ اہم اور زیادہ برکت والی عید ہے۔ گو تھوڑے تھوڑے وقفہ پر آنے کی وجہ سے لوگ عموماً اس کی قدر کو نہیں پہچانتے۔ دوسرے **عید الفطر** ہے۔ جو ہر سال رمضان کی تیس روزہ عبادت کے بعد آتی ہے۔ اور اس کا نام عید الفطر اس واسطے رکھا گیا ہے کہ رمضان کے روزوں کے بعد گویا اس عید کے ذریعہ مومنوں کی افطاری ہوتی ہے اور تیسرے **عید الاضحیٰ** ہے جو ذوالحجہ مہینہ کی دسویں تاریخ کو حج کی عبادت کے اختتام پر (جو نو تاریخ کو ہوتا ہے) آتی ہے۔ اور پاکستان میں یہ عید عرف عام میں **بقر عید** کہلاتی ہے اور بعض لوگ اسے بڑی عید بھی کہتے ہیں۔

(۲) **عید الاضحیٰ** کا نام عید الاضحیٰ اس واسطے رکھا گیا ہے اور حدیث میں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے اسی وجہ سے اس نام سے یاد فرمایا ہے۔ کہ یہ قربانیوں کی عید ہے کیونکہ اضحیٰ کا لفظ عربی زبان میں اضحاۃ کی جمع ہے۔ جس طرح کہ اضاحی کا لفظ اضحیۃ کی جمع ہے۔ جس کے معنی قربانی کے جانور کے ہیں اور اس دن کا دوسرا نام اسلامی اصطلاح میں یوم النحر بھی ہے۔ جس کے معنے قربانی دینے والے جانوروں کے ہیں اور یہ دونوں نام خود آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے استعمال فرمائے ہیں اور حدیث میں کثرت کے ساتھ استعمال ہوئے ہیں اور حدیث کی کوئی کتاب بھی ان ناموں کے ذکر سے خالی نہیں۔ بلکہ حق یہ ہے کہ ان ناموں کے سوا اس دن کے لئے حدیث میں کوئی اور نام استعمال ہوا ہی نہیں۔

اس تعلق میں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ حج والی قربانیوں کے لئے جو حرم کے علاقہ میں ہوتی ہیں۔ قرآن شریف اور حدیث میں ھدی کا لفظ استعمال ہوا ہے نہ کہ اضحیٰ کا لفظ جو عید الاضحیٰ کی قربانیوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ جو غیر حاجی لوگ اپنے اپنے گھروں میں دیتے ہیں۔

(۳) جیسا کہ صحیح روایات سے ثابت ہے عید الاضحیٰ ہجرت کے بعد دوسرے سال میں شروع ہوئی تھی (زرقانی و تاریخ الخمیس) اور اس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں گویا نو دس "بڑی عیدیں" آئیں۔ اس کے مقابل پر حج آپؐ نے صرف ایک دفعہ کیا تھا اور یہ وہی حج ہے جو **حجۃ الوداع** کہلاتا ہے۔ یہ حج آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے دسویں سال میں ادا فرمایا تھا (طبری و فتح الباری شرح بخاری) اور اس کے صرف اڑھائی ماہ بعد آپؐ وفات پا گئے۔

(۴) قرآن شریف نے صراحت فرمائی ہے کہ حج کی عبادت کا آغاز حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں ہوا (سورۃ حج رکوع ۴) جنہوں نے خدائی حکم سے اپنے پلوٹھے فرزند حضرت اسمٰعیلؑ کو مکہ کی بے آب و گیاہ وادی میں لا کر آباد کیا۔ جہاں زندگی کے بقا کا کوئی سامان نہیں تھا۔ اور حقیقۃً یہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس خواب کی تعبیر تھی۔ جس میں آپ نے دیکھا تھا کہ میں اپنے بچے کو ذبح کر رہا ہوں اس موقعہ پر خدا نے بچے کی قربانی کی جگہ ظاہر میں جانور کی قربانی مقرر فرمائی مگر حقیقت کی رو سے انسان کی قربانی بھی قائم رہی یہ گویا پہلا انسانی **وقف** تھا۔ جو خدا کی راہ میں پیش کیا گیا۔ تا کہ خدا تعالیٰ حضرت اسمٰعیلؑ کو اس موت کے بعد ایک نئی زندگی دے کر اس درخت کی تخم ریزی کرے جس سے بالآخر عالمگیر شریعت کے حامل حضرت سید ولد آدم فخر انبیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا وجود باجود پیدا ہونے والا تھا۔ حج میں قربانی کی رسم اسی اسمٰعیلی قربانی کی ایک ظاہری علامت ہے۔ تا کہ اس کے ذریعہ اس بے نظیر قربانی کی یاد زندہ رکھی جا سکے۔ جس کے **شجرہ طیبہ** نے مکہ کی بے آب و گیاہ اور بے ثمر وادی میں وہ **عدیم المثال ثمر** پیدا کیا۔ جس کے دم سے دنیا میں روحانیت زندہ ہوئی زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گی۔ اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ:۔

انا ابن الذبیحین (تاریخ الخمیس)

"یعنی میں دو ذبح ہونے والی ہستیوں کا فرزند ہوں"

ان دو قربانیوں میں سے ایک تو اسمٰعیل کا جسم تھا جو گویا مکہ کی بے آب و گیاہ وادی میں آباد کر کے عملاً ذبح کر دیا گیا۔ اور دوسرے اسمٰعیلؑ کی روح تھی جو خدا کے حضور **وقف علی الدین** کے ذریعہ قربان ہوئی۔

عید الاضحیٰ کی قربانیاں اسی مقدس قربانی کی یادگار ہیں۔ مگر اس زمانہ کے روحانی تنزل اور مادی عروج پر انسان کیا آنسو بہائے کہ اس عظیم الشان قربانی کی یاد کو زندہ رکھنا تو در کنار آج اکثر مسلمان عید الاضحیٰ کا نام تک فراموش کر چکے ہیں۔ چنانچہ جسے دیکھو عید الاضحیٰ (قربانیوں کی عید) کی بجائے جو اس عید کا اصل نام ہے عید الضحیٰ (صبح کے وقت کی عید) کہتا ہوا سنائی دیتا ہے۔ اور اس افسوسناک غلطی سے اچھے پڑھے لکھے لوگ حتیٰ کہ بعض اخباروں کے نامہ نگار اور ایڈیٹر صاحبان بھی مستثنیٰ نہیں۔ بھلا جو لوگ اپنی قربانیوں والی عید کے نام سے "قربانی" کا لفظ تک حذف کر کے اسے وقفِ طاق نسیان کر چکے ہوں۔ وہ اس کی قربانی والی عبادت کو کس طرح یاد رکھ سکتے ہیں؟ حالانکہ جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا ہے۔ یہ نام خود ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم کا رکھا ہوا ہے (ابو داؤد بحوالہ مشکوٰۃ کتاب العیدین)

(۵) یہ دلچسپ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے (گو شاید اکثر لوگ اسے نہیں جانتے) کہ عید الاضحیٰ کی نماز صرف **غیر حاجیوں** کے لئے مقرر ہے۔ اور حاجیوں کے لئے مقرر نہیں۔ اور نہ یہ نماز حج میں ادا کی جاتی ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ حج خود اپنے اندر ایک بھاری عید ہے۔ کیونکہ اس میں عید کے چاروں عناصر بدرجہ اتم پائے جاتے ہیں۔ یعنی (الف) عبادت (ب) مومنوں کا اجتماع (ج) خوشی اور (د) عود یعنی اس دن کا بار بار لوٹ کر آنا۔ اس لئے شریعت نے عید الاضحیٰ کی نماز صرف غیر حاجی مقیم لوگوں کے واسطے رکھی ہے۔ تا کہ جہاں ایک طرف حج کے ایام میں **حاجی لوگ** حج کی عید مناتے ہوں وہاں **غیر حاجی** جنہیں کسی مجبوری کی وجہ سے حج کی توفیق نہیں مل سکی۔ وہ اکناف عالم میں اپنی اپنی جگہ پر عید کر کے اور قربانیاں دیکر اس عظیم الشان قربانی کی یاد کو تازہ رکھیں۔ جس کا حضرت ابراہیمؑ کے ہاتھوں سے حضرت اسمٰعیلؑ کے وجود میں آغاز ہوا۔ اور پھر وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود میں اپنے معراج کو پہنچی

یہ حدیث میں جہاں کہیں بھی عید الاضحیٰ کی نماز کے تعلق میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کی قربانی کا ذکر آتا ہے وہاں لازماً غیر حاجیوں کی قربانی سمجھی جائے گی عید الاضحیٰ کی قربانی کے **عقبی منظر** میں اوپر کی پانچ باتیں اتنی نمایاں اور اتنی واضح ہیں اور انکی تائید میں ایسے روشن اور قطعی ثبوت موجود ہیں کہ کوئی شخص جو اسلامی تعلیم سے تھوڑی بہت واقفیت بھی رکھتا ہو۔ وہ خواہ کسی فرقہ کا ہو ان کے انکار کی جرأت نہیں کر سکتا اور اسی لئے میں نے ان باتوں کی تائید میں حوالے اور شواہد پیش کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی لیکن اگر کوئی شخص انکار کرے تو خدا کے فضل سے ان پانچ باتوں میں سے ہر بات کے متعلق یقینی اور ناقابل تردید ثبوت پیش کئے جا سکتے ہیں۔

کیا عید الاضحیٰ کی قربانی صرف حاجیوں کے لئے مقرر ہے

اس کے بعد میں اصل سوال کو لیتا ہوں پہلا سوال یہ ہے کہ کیا عید الاضحیٰ کے موقعہ پر غیر حاجیوں کیلئے بھی قربانی واجب ہے؟ اور اگر واجب ہے تو اس کا ثبوت کیا ہے؟ اس کے جواب میں پہلی بات تو یہ یاد رکھنی چاہیئے کہ اگر واجب یا ضروری کا سوال ہو تو غیر حاجی تو در کنار حاجیوں پر بھی ہر صورت میں قربانی واجب نہیں ہے بلکہ اس کے لئے شریعت نے بعض خاص شرطیں لگائی ہیں۔ مثلاً خالی حج کرنے والے پر جو اصطلاحاً افراد کہلاتا ہے۔ قربانی واجب نہیں ہے بلکہ صرف اس صورت میں واجب ہے کہ وہ حج اور عمرہ کو ایک ہی وقت میں جمع کرنے والا ہو جسے اسلامی اصطلاح میں تمتع یا قران کہتے ہیں۔ (قرآن شریف سورہ بقرہ آیت ۱۹۷)

اور یا وہ ایسے حاجی پر واجب ہے جو حج کی نیت سے نکلے مگر پھر حج کی تکمیل سے پہلے کسی حقیقی مجبوری کی بناء پر حج ادا کرنے سے محروم ہو جائے (سورہ بقرہ آیت ۱۹۷) اور دوسری شرط یہ ہے کہ وہ مالی لحاظ سے قربانی کی طاقت رکھتا ہو۔ ورنہ وہ قربانی کی بجائے روزوں کا کفارہ پیش کر سکتا ہے۔ پس جب ہر حالت میں حاجیوں کے لئے بھی قربانی فرض نہیں تو یہ کس طرح دعوےٰ کیا جا سکتا ہے کہ غیر حاجیوں کے لئے وہ بہر صورت فرض یا واجب ہے؟

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب تنگ قربانی کی طاقت نہ رکھنے والے غیر مستطیع لوگوں کیلئے قربانی واجب نہیں مگر کیا وہ ایسے طاقت رکھنے والے مستطیع لوگوں کیلئے واجب ہے جو غیر حاجی ہوں؟ سو اس سوال کے جواب میں اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ گو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرض یا واجب یا سنت وغیرہ کی فقہی اصطلاحیں استعمال نہیں کیں مگر صحیح احادیث سے یہ ضرور ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر خود بھی قربانی کی اور اپنے صحابہ رضؓ کو بھی اس کی تاکید فرمائی۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ:۔

عن ابن عمر قال اقام رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بالمدینۃ عشر سنین یضحی (ترمذی)

"یعنی حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد مدینہ میں دس سال گزارے اور آپ نے ہر سال عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر مدینہ میں قربانی کی۔"

بلکہ آپ کو عیدالاضحیٰ کی قربانی کا اس قدر خیال تھا کہ آپ نے وفات سے قبل اپنے داماد اور چچا زاد بھائی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وصیت فرمائی کہ میرے بعد بھی میری طرف سے عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر ہمیشہ قربانی کرتے رہنا۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ:۔

عن حنش قال رأیت علیا رضی اللّٰہ عنہ یضحی بکبشین فقلت لہ ما ھذا فقال ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اوصانی ان اضحی عنہ فانا اضحی عنہ (ابوداؤد)

"یعنی حنشؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا کہ وہ عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر دو دنبے قربان کر رہے تھے میں نے اُن سے پوچھا کہ دو دنبوں کی قربانی کیسی ہے؟ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی کہ میں آپ کی طرف سے (آپ کی وفات کے بعد بھی) قربانی کرتا رہوں۔ سو میں آپ کی طرف سے قربانی کرتا ہوں۔"

عیدالاضحیٰ کے دن قربانی کرنا آپ کا ذاتی فعل ہی نہیں تھا۔ بلکہ آپ اپنے صحابہ رضؓ کو بھی اس کی تحریک فرماتے تھے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ:۔

عن البراء قال خطبنا النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یوم النحر فقال ان اول ما نبدأ بہ فی یومنا ھذا ان نصلی ثم نرجع فننحر فمن فعل ذالک فقد اصاب سنتنا۔ (بخاری ومسلم)

"یعنی حضرت براءؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عیدالاضحیٰ کے دن خطبہ دیا اور اس میں فرمایا کہ اس دن پہلا کام یہ کرنا چاہیئے کہ انسان عید کی نماز ادا کرے اور پھر اس کے بعد قربانی دے۔ سو جس نے ایسا کیا اس نے ہماری سُنّت کو پا لیا۔"

اُوپر کی حدیث میں ایک طرح سُنّت کا لفظ بھی آ گیا ہے۔ اور چونکہ یہ اصطلاحی طور پر استعمال نہیں۔ اس لئے اس سے وجوب کا پہلو بھی مراد ہو سکتا ہے۔ اور ایک دوسرے موقعہ پر آپ نے فرمایا کہ:۔

من وجد سعۃ ولم یضح فلا یقربن مصلانا
(مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۳۲۱)

"یعنی جس شخص کو مالی لحاظ سے توفیق حاصل ہو اور پھر بھی وہ عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر قربانی نہ کرے اس کا کیا کام ہے کہ ہماری عیدگاہ میں آ کر نماز میں شامل ہو؟"

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد جس تاکید کا حامل ہے وہ کسی تشریح کی محتاج نہیں۔ اور جیسا کہ آنحضرت صلعم کے ہر دوسرے ارشاد کو مقبولیت کی برکت حاصل ہوئی اسی طرح اس ارشاد کو بھی صحابہ کرامؓ نے اپنا حرزِ جان بنایا۔ چنانچہ حدیث میں لکھا ہے کہ:۔

عن جبلۃ عن سحیم ان رجلا سأل ابن عمر عن الاضحیۃ أواجبۃ ھی فقال ضحی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم والمسلمون فاعادھا علیہ فقال اتعقل ضحی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم والمسلمون۔ (ترمذی)

"یعنی جبلہؓ ابن سحیم روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے دریافت کیا کہ کیا عیدالاضحیٰ کی قربانی واجب ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خود بھی قربانی کرتے تھے اور آپ کی اتباع میں صحابہؓ بھی کرتے تھے۔ اس شخص نے اپنے سوال کو پھر دہرایا اور کہا۔ کیا قربانی واجب ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کیا تم میری بات سمجھ نہیں سکتے؟ میں کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خود بھی قربانی کیا کرتے تھے اور آپ کی اتباع میں دوسرے مسلمان بھی کیا کرتے تھے۔"

آنحضرت صلعم کا یہ کام صرف ذاتی شوق کی خاطر یا دوستوں اور غریبوں کو گوشت کھلانے کی غرض سے نہیں تھا بلکہ آپ اسے ایک دینی کام سمجھتے اور [illegible] ثواب کا موجب خیال فرماتے تھے چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ:۔

عن زید بن ارقمؓ قال قال اصحاب رسول اللّٰہ صلعم یا رسول اللّٰہ ما ھذہ الاضاحی قال سنۃ ابیکم ابراھیم قالوا فما لنا فیھا یا رسول اللّٰہ قال بکل شعرۃ حسنۃ۔
(ابن ماجہ ومسند احمد بحوالہ مشکوٰۃ)

"یعنی زید بن ارقمؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے آپ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ یہ عیدالاضحیٰ کی قربانیاں کیسی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا۔ تمہارے جدامجد ابراہیمؑ کی جاری کی ہوئی سُنّت ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ پھر ہمارے لئے اس میں کیا فائدہ کی بات ہے؟ آپؐ نے فرمایا قربانی کے جانور کے جسم کا ہر بال قربانی کرنے والے کے لئے ایک نیکی ہے جو اسے خدا سے اجر پانے کا مستحق بنائے گی۔"

اس سے بڑھ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم عید کی قربانیوں کے متعلق فرماتے تھے کہ:۔

ما عمل ابن آدم من عمل یوم النحر احب الی اللّٰہ من اھراق الدم۔
(ترمذی بحوالہ مشکوٰۃ)

"یعنی خدا کی نظر میں عیدالاضحیٰ والے دن انسان کا کوئی عمل قربانی کے جانور کو ذبح کرنے اور اس کا خون بہانے سے زیادہ محبوب نہیں ہے۔"

اس حدیث میں "خون بہانے" کے الفاظ میں جانی قربانی کی اہمیت کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے۔ ایک اور موقعہ پر آپؐ نے نہ صرف اپنی طرف سے قربانی کی بلکہ مزید تحریک اور تاکید کی غرض سے اپنی امت کی طرف سے بھی قربانی دی۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ:۔

عن عائشۃؓ ان رسول اللّٰہ صلعم امر بکبش ثم ذبحہ ثم قال بسم اللّٰہ اللّٰھم تقبل من محمد وآل محمد ومن امۃ محمد
(صحیح مسلم)

"یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک عید کے موقعہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دنبہ منگوایا۔ پھر اسے خود اپنے ہاتھ سے ذبح کیا اور ذبح کرتے ہوئے فرمایا کہ میں یہ دنبہ خدا کے نام کے ساتھ ذبح کرتا ہوں اور پھر دعا فرمائی کہ اے میرے آسمانی آقا تو اس قربانی کو محمدؐ کی طرف سے اور محمدؐ کی آل کی طرف سے اور محمد کی اُمّت کی طرف سے قبول فرما۔"

کیا ان واضح اور قطعی روایتوں کے ہوتے ہوئے جو اس جگہ صرف نمونہ کے طور پر درج کی گئی ہیں کوئی سچا اور واقف کار مسلمان اس بات کے کہنے کی جسارت کر سکتا ہے کہ قربانی صرف حاجیوں کے لئے مقرر ہے اور غیر حاجیوں کے لئے عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر کوئی قربانی مقرر نہیں؟

بے شک یہ درست ہے کہ قربانی۔ صرف طاقت رکھنے والے لوگوں پر واجب ہے اور بعض احادیث میں یہ بھی مذکور ہے کہ اگر سارے گھر کی طرف سے ایک مستطیع شخص قربانی کر دے تو یہ قربانی سب کی طرف سے سمجھی جا سکتی ہے (ابوداؤد) مگر بہرحال عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر حسب توفیق قربانی کرنا ہمارے رسولؐ (فداہ نفسی) کی ایک مبارک سُنّت ہے جس کے متعلق ہمارے آقا نے بہت تاکید فرمائی اور اسے بھاری ثواب کا موجب قرار دیا ہے۔

کیا موجودہ زمانہ میں بھی قربانی ضروری ہے

اس سوال کا جواب اوپر گزر چکا ہے۔ کہ کیا عید الاضحیٰ کے موقعہ پر قربانی صرف حاجیوں کے لئے مقرر ہے یا کہ اسے طاقت رکھنے والے غیر حاجیوں کے لئے بھی ضروری قرار دیا گیا ہے؟ اب میں اس بحث کے دوسرے سوال کو لیتا ہوں یعنی یہ کہ اگر عید الاضحیٰ کے موقعہ پر غیر حاجیوں کی قربانی کا ثبوت ملتا بھی ہو تو پھر بھی کیا موجودہ زمانہ کے حالات کے لحاظ سے یہ مناسب نہیں کہ بھاری تعداد میں جانور قربان کر کے ضائع کرنے کی بجائے مستحق لوگوں میں نقد روپیہ تقسیم کر دیا جائے جو کئی قسم کی ضرورتوں میں ان کے کام آسکتا ہے۔ یا یہ روپیہ کسی قومی اور ملکی مصرف میں لایا جائے؟ سو اس کے متعلق اصولی طور پر تو صرف اس قدر جاننا کافی ہے کہ نقد روپے کی صورت میں غریبوں کی امداد کرنا موجودہ زمانہ کی ایجاد نہیں ہے بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی اس کا طریق موجود اور معلوم تھا۔ اور خود قرآن شریف میں بھی جا بجا اس قسم کی امداد کی تحریک پائی جاتی ہے۔ تو جب یہ طریق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں موجود تھا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے بے شمار موقعوں پر استعمال بھی فرمایا تو ہر عقلمند انسان آسانی کے ساتھ سمجھ سکتا ہے کہ جب حضرت شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام بلکہ خود ذاتِ باری تعالےٰ نے عید الاضحیٰ کے موقعہ پر نقد روپے یا غلہ وغیرہ (جو آسانی سے نقدی میں منتقل کیا جا سکتا ہے) کی تقسیم کی بجائے قربانی کا نظام قائم کر کے قربانیوں کی تاکید فرمائی (حالانکہ ان کے سامنے نقد روپے اور غلہ وغیرہ کی تقسیم کا طریق موجود تھا) تو لامحالہ اس طریق کے اختیار کرنے میں کوئی خاص مصلحت سمجھی جائے گی۔ ورنہ ایک زیادہ معروف اور زیادہ آسان طریق کو چھوڑ کر قربانی کا طریق کیوں اختیار کیا جاتا؟ پس اگر غور کیا جائے تو دراصل یہ فرق اور یہ امتیاز ہی اس بات کی قطعی دلیل ہے کہ قربانی کا نظام مقرر کرنے میں خدا اور اس کے مقدس رسولؐ کے سامنے کوئی خاص غرض مقصود تھی۔ اور پھر یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ خدا کے سامنے صرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے حالات تھے اور اسے نعوذ باللہ موجودہ زمانہ کے حالات پر اطلاع نہیں تھی کیونکہ خدا عالم الغیب ہے اور یقیناً کسی زمانہ کا کوئی امر بھی اس سے پوشیدہ نہیں سمجھا جا سکتا۔ یہ استدلال اور بھی زیادہ مضبوط ہو جاتا ہے جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی دوسری عید یعنی عید الفطر کے موقعہ پر فطرانہ کی صورت میں غلہ یا نقد روپے کی تقسیم کا نظام قائم فرمایا ہے تو جب آپؐ عید الفطر کے موقعہ پر غلہ یا نقدی کا نظام جاری فرما سکتے تھے تو آپؐ کے لئے اس بات میں کیا روک تھی کہ عید الاضحیٰ کے موقعہ پر بھی یہی نظام جاری فرما دیتے؟ پس دونوں عیدوں کے موقعہ پر انفاق فی سبیل اللہ کے طریق میں ایک بیّن اور نمایاں فرق قائم کرنا اس بات کی قطعی اور یقینی دلیل ہے کہ خواہ ہمیں سمجھ آئے یا نہ آئے یہ امتیاز بہرحال کسی خاص مصلحت کی بناء پر قائم کیا گیا ہے۔ وھو المراد فافھم وتدبّر ولا تکن من الممترین

کیا قربانیوں کا کوئی بدل بھی اختیار کیا جا سکتا ہے؟

زمانۂ حال کے بعض علماء نے گو وہ یقیناً بہت قلیل تعداد میں ہیں لکھا ہے کہ شریعت نے حج کے موقعہ پر ھدی (جیسا کہ ھدی کی اصطلاح سے وہ قربانی مراد ہے جو حاجی لوگ حرم میں کرتے ہیں اور اس کے مقابل پر اضحیۃ غیر حاجیوں کی قربانی کا نام ہے جو وہ اپنے گھروں پر کرتے ہیں) کی طاقت نہ رکھنے کی صورت میں اسلام نے روزوں کا کفارہ یعنی بدل مقرر کیا ہے۔ (سورۃ بقرۃ آیت ۱۹۷) جس کی بناء پر کہا جاتا ہے کہ اسی اصول پر بعض حالات میں عید کی قربانی کا بدل بھی اختیار کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح کہا جاتا ہے کہ اگر کسی حاجی کے سر میں تکلیف ہو اور اس کے لئے سر منڈانا ممکن نہ ہو تو اس کے لئے اسلام میں روزہ یا صدقہ کی صورت میں بدل مقرر کیا گیا ہے (سورۃ بقرہ آیت ۱۹۷) اور اس سے بھی یہ استدلال کیا جاتا ہے کہ شریعت نے بہرحال بدل کا اصول تسلیم کیا ہے تو کیوں نہ موجودہ زمانہ کے تقاضا کے مطابق عید کی قربانیوں کا بدل اختیار کر لیا جائے۔ مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ استدلال ایک دھوکے پر مبنی ہے۔ کیونکہ یہ احکام جن کی ذیل میں یہ بدل والے احکام دیئے گئے ہیں حج سے تعلق رکھتے ہیں نہ کہ غیر حاجیوں کی قربانی یعنی اضحیۃ سے۔ اور ایک امر سے تعلق رکھنے والا حکم بلا دلیل دوسرے حکم پر چسپاں کرنا ہرگز جائز نہیں۔

علاوہ ازیں یہ احکام خود اس بات کی دلیل ہیں کہ غیر حاجیوں کی قربانی کا کوئی بدل نہیں۔ ورنہ جس طرح بعض صورتوں میں ھدی یعنی حج کی قربانی کے لئے بدل رکھا گیا ہے اسی طرح اضحیۃ یعنی غیر حاجیوں کی قربانی کا بدل بھی مقرر کیا جا سکتا تھا۔ مگر خدا کی طرف سے حاجیوں کی قربانی کا بدل مقرر کیا جانا اور غیر حاجیوں کی قربانی کا کوئی بدل مقرر نہ کیا جانا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اس معاملہ میں کسی بدل کا سوال نہیں۔

دراصل بات یہ ہے کہ چونکہ حج کی بعض صورتوں میں قربانی ضروری رکھی گئی ہے اور حج خود اسلام کے اہم ترین ارکان میں سے ہے۔ اس لئے لازماً حج میں قربانی کی طاقت نہ رکھنے والوں کے لئے قربانی کا کفارہ یعنی بدل مقرر کیا گیا ہے تاکہ غیر مستطیع حاجی یہ کفارہ ادا کر کے اپنے فرض کے معاملہ میں سرخرو ہو جائیں۔ مگر جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ غیر حاجیوں پر قربانی فرض نہیں ہے بلکہ صرف واجب یا سنت مؤکدہ ہے اس لئے اس کا بدل نہیں رکھا گیا۔ یہ بات ایسی ظاہر و عیاں ہے کہ اس میں کسی عقلمند انسان کے لئے شبہ کی گنجائش نہیں۔

جانوروں کی قلت کے خطرہ کا سوال

ایک آخری سوال کا جواب دینا ضروری ہے اور وہ یہ کہ آجکل عید الاضحیٰ کی قربانی کے خلاف آواز اٹھانے والوں کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ پاکستان بننے کے بعد ملک میں گوشت کھانے والوں کی کثرت اور گوشت کے جانوروں کی نسبتاً قلت ہو گئی ہے۔ اس لئے ملک کے اقتصادی نظام کے ماتحت جانوروں کو بے دریغ ذبح کرنے سے بچانا ضروری ہے ورنہ خطرہ ہے کہ کل کو نہ صرف گوشت کا قحط بلکہ زمیندارہ استعمال کے جانوروں کی قلت بھی ملک کی خوراک کے سوال کو نازک صورت نہ دیدے۔ یہ سوال بظاہر اہم اور قابل غور نظر آتا ہے کیونکہ اس میں شبہ نہیں کہ ایک تو ملکی تقسیم کے فسادات کے دوران میں کئی جانور ضائع ہو گئے اور دوسرے مغربی پاکستان میں خالص مسلمان آبادی کے بڑھ جانے سے گوشت کا خرچ بھی لازماً پہلے کی نسبت زیادہ ہو گیا ہے اس لئے موجودہ حالات میں ایک حد تک جانوروں کی قلت کا اندیشہ ضرور سمجھا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر غور کیا جائے تو یہ اندیشہ اتنا حقیقی نہیں کہ قطع نظر دینی مسئلہ کے اس کی وجہ سے قربانیوں کو روکنے کا خیال پیدا ہو۔ کیونکہ اوّل تو اگر غور سے دیکھا جائے تو قربانی کرنے والے لوگ غالباً سارے ملک کی آبادی کے لحاظ سے صرف نصف فیصدی ہوتے ہیں۔ مثلاً لائلپور پاکستان کے بڑے شہروں میں سے ایک شہر ہے اور وہ ہے بھی کافی متموّل شہر جس میں بڑے بڑے کارخانے پائے جاتے ہیں بلکہ لائلپور کا سارا ضلع ہی اپنی زرخیز اراضی کی وجہ سے سب سے زیادہ متموّل ضلع سمجھا جاتا ہے۔ اب اس کے اعداد و شمار سے پتہ لگتا ہے کہ گزشتہ (یعنی ۱۹۵۹ء کی) عید الاضحیٰ کے تین دنوں میں لائلپور شہر میں (بشمول مضافات) سترہ ہزار (۱۷۰۰۰) جانور ذبح ہوئے ہیں۔ اور کل ضلع لائلپور میں بشمول شہر ستائیس ہزار (۲۷۰۰۰) قربانیاں ہوئیں۔ یعنی ضلع بھر میں شہر کی نسبت صرف دس ہزار قربانیاں زیادہ ہیں اب اگر ضلع لائلپور کی آبادی پچیس چھبیس (۲۵-۲۶) لاکھ سمجھی جائے تو یہ قریباً ایک فیصدی یا اس سے کچھ زیادہ شرح بنتی ہے اور خالص دیہاتی آبادی کی شرح اگر سارے ملک پر پھیلا کر دیکھی جائے تو یقیناً نصف فیصدی بلکہ اس سے بھی کم ہو گی۔ کیونکہ دیہات میں عموماً بہت کم قربانی ہوتی ہے اور یہ بات معلوم ہے کہ پاکستان کی آبادی کا نوّے فیصدی حصہ دیہات میں آباد ہے۔ ان اعداد و شمار سے ظاہر ہے کہ اگر پاکستان میں نسل حیوانی کی افزائش کا خاطر خواہ انتظام ہو جیسا کہ دوسرے ترقی یافتہ ملکوں میں ہوتا ہے تو گھبراہٹ کی کوئی وجہ نہیں۔ ہاں اگر صرف خرچ ہی خرچ ہو اور ادھر بڑھانے کی کوئی صورت نہ کی جائے تو ظاہر ہے کہ پھر قاروں کا خزانہ بھی مکتفی نہیں ہو سکتا۔

اور پھر بعض احادیث میں بھی بیان کیا گیا ہے کہ اگر ایک گھر میں ایک سے زیادہ قربانی کرنے والے افراد موجود ہوں تو باوجود طاقت رکھنے والے افراد کی تعداد زیادہ ہونے کے سارے گھر کی طرف سے صرف ایک قربانی کافی ہو جاتی ہے۔ چنانچہ حدیث میں یہ الفاظ آتے ہیں کہ:-

یا ایّھا النّاس انّ علیٰ اھل کلّ بیتٍ فی کلّ عامٍ اضحیۃً

(ابوداؤد کتاب الضحایا باب ایجاب الاضاحی)

"یعنی اے لوگو ہر ذی استطاعت گھر کے لئے ایک سال میں ایک جانور کی قربانی کافی ہے۔"

اسی لئے اکثر فقہاء نے ایک گھر کو بلکہ بعض نے تو قربانی کے لحاظ سے ایک خاندان کو ایک ہی یونٹ قرار دیا ہے (کتاب الفقہ علی المذاھب الاربعۃ) اس کے علاوہ یہ بھی ظاہر ہے کہ قربانی کے ایام میں جانوروں کو عام تجارتی رنگ میں ذبح کرنے کا سلسلہ رک جاتا ہے اور گوشت کی دکانیں عملاً بند ہو جاتی ہیں کیونکہ گوشت کھانے والا طبقہ یا تو خود قربانی کر کے اپنے لئے گوشت مہیا کر لیتا ہے اور یا اسے اس کے عزیزوں اور دوستوں اور ہمسایوں کی طرف سے گوشت کا ہدیہ پہنچ جاتا ہے۔ پس اگر ایک طرف عید کے ایام میں قربانی زیادہ ہوتی ہے تو دوسری طرف ان ایام میں عام جانوروں کے ذبح کا سلسلہ کم بھی ہو جاتا ہے اور اس طرح یہ فرق زیادہ نہیں رہتا۔

مسجد احمدیہ ہمبرگ (جرمنی) میں حصہ لینے والوں کیلئے خوشخبری

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے مسجد احمدیہ ہمبرگ (جرمنی) مکمل ہو چکی ہے۔ اس مسجد میں کم از کم ۱۵۰/- روپیہ عطیہ دینے والے دوستوں کے نام مذکورہ مسجد میں کندہ کروانے کا انتظام ہو رہا ہے۔ نیز یہ بھی تجویز ہے کہ ایسے مخلصین کے نام ایک خوشنما ٹریکٹ کی صورت میں بھی شائع کئے جائیں۔ انشاء اللہ العزیز۔

جن دوستوں نے مسجد احمدیہ ہمبرگ کی تعمیر کے لئے وعدے فرمائے ہوئے ہیں لیکن تاحال سو فیصدی ادائیگی نہیں فرمائی ایسے دوستوں کی خدمت میں چٹھیاں بھجوائی جا رہی ہیں تاکہ وہ اس دائمی برکت سے محروم نہ رہ جائیں۔

امید ہے کہ جملہ احباب اپنے وعدوں اور بقایوں کی ادائیگی ۳۰ جون ۱۹۶۱ء سے پہلے پہلے فرما کر اللہ تعالیٰ کی رضاء اور اپنے محبوب امام کی دعا حاصل کریں گے۔ نیز قیامت تک آنے والی نسلوں کی دعاؤں سے مستفیض ہوتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی مثال

چک نمبر ۴۳ نیا گودرا ضلع لائلپور میں احمدیوں کا ایک ہی گھرانہ ہے اور جماعت احمدیہ کے اکثر کام ایک نیک اور مخلص خاتون محترمہ محمد بی بی صاحبہ ہی کرتی ہیں۔ سیکرٹری مال کے فرائض بھی خود ادا فرماتی ہیں۔ مولوی بدرالدین صاحب انسپکٹر تحریک جدید کے مطالبہ تحریک جدید پر آنمکرمہ نے فرمایا:۔

"میرے پاس اپنے لڑکے کی رقم داخلہ کالج پڑی ہوئی ہے اور ابھی چھ سات یوم باقی ہیں۔ آپ تمام چندہ اس رقم سے لے لیں۔ بچے کا معاملہ خدا تعالیٰ کے حوالہ کرتی ہوں کیونکہ میں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ کوئی سامان پیدا کر دے گا۔"

جملہ قارئین کرام سے اس مخلص بہن کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

تحریک جدید اور خدام کا فرض

ہر قوم کے نوجوان اس کی ترقی و فلاح کے علمبردار ہوتے ہیں۔ تحریک جدید کے ذریعہ جو کام اس وقت اکناف عالم میں ہو رہا ہے اس کی اہمیت خدام سے پوشیدہ نہیں۔ اس عظیم الشان کام میں مالی پہلو کی اہمیت بالکل واضح ہے۔ پس تحریک جدید کو مالی طور پر مضبوط کرنا ہر احمدی نوجوان کا فرض ہے۔ حضور خدام کو اس اہم فرض کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"میں نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ کا بار اسی لئے اٹھایا ہے تا جماعت کے نوجوانوں کو دین کی طرف توجہ دلاؤں۔ سو میں سب سے پہلے ان کے سپرد یہ کام کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے ایمان کا ثبوت دیں گے اور آگے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے اور کوئی جوان ایسا نہیں رہے گا جو دفتر دوم میں شامل نہ ہو اور کوشش کریں کہ ساری کی ساری رقم وصول ہو جائے۔" (الفضل ۲ دسمبر ۱۹۴۹ء)

تمام مجالس خدام الاحمدیہ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ تحریک جدید کے چندوں کی وصولی کی طرف توجہ دیں اور زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو اس تحریک میں شامل کریں۔

(مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دفتر دوم کے مجاہدین میں جذبہ خدمت دین

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آجکل دفتر دوم کے مجاہدین میں خدمت دین کا جذبہ ترقی پذیر نظر آتا ہے کہ دفتر دوم کے مالی جہاد میں شروع سال سے ہی شمولیت اختیار کی جائے۔ چنانچہ ذیل میں مکرم فیض عالم صاحب چنگوری کی اطلاع کے مطابق تازہ مثال عرض کی جاتی ہے۔

محترمہ ساجدہ صاحبہ حرم ہدایت اللہ صاحب بنگوی حال کراچی نے ۹۵/- روپے یکمشت ادا فرما کر دفتر دوم میں اپنی شمولیت شروع سے ۱۹۶۱ء تک باقاعدہ کروا لی ہے۔ جزاھا اللہ تعالیٰ

(وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ)

محترم میاں محمد یوسف صاحب مرحوم آف مردان

(از مکرم میاں محمد حسین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ مردان)

حضرت میاں محمد یوسف صاحب احمدی اپیل نویس جو حضرت مسیح موعود کے پرانے صحابی اور سنہ ۱۹۰۱ء کے بیعت شدہ تھے۔ قریباً ایک سو سال کی عمر پا کر ۶ مئی ۱۹۶۱ء بوقت ساڑھے نو بجے صبح بروز شنبہ مقام بگٹ گنج مردان وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسی دن شام کو انہیں امانتاً سپرد خاک کیا گیا۔ آپ کے جنازہ میں جماعتہائے احمدیہ ہوتی۔ مردان۔ نوشہرہ۔ پشاور کے احباب اقرباء اور معززین بگٹ گنج نے شمولیت کی۔ غسل کے بعد وہ قمیص جو مرحوم نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے حاصل کی تھی۔ پہنا کر تکفین کی گئی۔ نماز جنازہ حضرت قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعت ہائے سابق صوبہ سرحد نے پڑھائی۔

احباب جماعت حضرت میاں صاحب کی مغفرت کے لئے نماز جنازہ غائبانہ ادا کر کے ممنون فرمائیں۔

ہم ممبران خاندان اُن تمام معززین اور دوستوں کے ممنون ہیں جنہوں نے دور دور سے تشریف لا کر ہمارے ساتھ ہمدردی کی۔ اور حضرت میاں صاحب کے جنازہ میں شامل ہوئے جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

جن حضرات کو حضرت میاں صاحب کے حالات زندگی معلوم ہوں رفاہ کرام بسم حد وہ لکھ کر ہمیں بھجوا دیں تا ان کو مرتب کر کے چھپوا دیا جائے۔

(خاکسار میاں محمد حسین برادرزادہ حضرت میاں محمد یوسف صاحب
سیکرٹری مال جماعت احمدیہ مردان۔ مکان متصل دو میل تنج بگٹ گنج مردان)

جماعت احمدیہ کوٹ مومن کے تربیتی جلسے!

(۱) جماعت احمدیہ کوٹ مومن ضلع سرگودہا کے زیر انتظام مورخہ ۱۳، ۱۴ مئی بعد نماز مغرب دو کامیاب تربیتی اجلاس منعقد ہوئے صدارت کے فرائض مکرم شیخ دوست محمد صاحب نے سرانجام دئے۔

اجلاس میں تلاوت قرآن کریم عزیز بشارت احمد نے کی اور نظم عزیز شیخ منیر احمد صاحب نے پڑھی۔ بعض احمدی نوجوانوں نے مختلف تربیتی مضامین پر لیکچر دئے۔ بعد ازاں الٰہی جماعتوں کی روحانی کامیابی کا راز کے موضوع پر مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی نے مفصل لیکچر دیا۔ دعا پر جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔

(۲) دوسرے دن کا تربیتی اجلاس مکرم شیخ محمد بخش صاحب کے مکان کے وسیع صحن میں منعقد ہوا۔ علاوہ مردوں کے کثیر تعداد میں مستورات نے بھی جلسہ میں شمولیت کی۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم بشارت احمد نے کی۔ اس کے بعد عزیزم نصیر احمد ولد خواجہ عطاء اللہ صاحب نے کلام محمود سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد شیخ مبارک احمد صاحب نے قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں بعض نصیحتیں کیں۔ بعدہٗ شیخ نصر اللہ خان صاحب نے کشتی نوح سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاکیزہ ملفوظات پڑھ کر سنائے۔ اسکے بعد عملی زندگی اور اسلام کے موضوع پر تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی نے لیکچر دیا۔ جلسہ کی کارروائی دعا پر ختم ہوئی۔

خاکسار شیخ اللہ بخش

(سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ کوٹ مومن ضلع سرگودہا)

ایفاء عہد

مکرمی انسپکٹران صاحب تحریک جدید تحریر کرتے ہیں کہ:۔

"جماعت احمدیہ پشاور میں ایک ڈسپنسر مسمی ڈاکٹر منظور احمد صاحب جو باڑہ خیل میں پریکٹس کرتے ہیں۔ ان کا وعدہ سال رواں ۳۹۰/- روپے تھا۔۔۔ پشاور میں انہوں نے اپنی حیثیت سے کئی گنے زیادہ وعدہ کر کے جہاں مثال قائم کی ہے وہاں اس گرانقدر رقم کی سو فیصدی ادائیگی فرما کر بھی نیک نمونہ پیش فرمایا ہے"

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ ان کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

پاکستان میں کمیونسٹوں کی خفیہ سرگرمیوں کا سدباب کیا جائیگا

وزیر داخلہ کی یقین دہانی

لاہور ۱۹ مئی۔ وزیر داخلہ مسٹر ذاکر حسین نے بتایا ہے کہ پاکستان میں کمیونسٹوں کی خفیہ سرگرمیوں کا مرکزی حکومت کو پورا علم ہے اور وہ ان سرگرمیوں کے سدباب کے لئے مناسب اقدامات کر رہی ہے۔ وزیر داخلہ نے بتایا کہ مشرقی پاکستان میں تین کمیونسٹ حال ہی میں مختلف الزامات کی بناء پر گرفتار کئے گئے ہیں۔ جب وزیر داخلہ سے پوچھا گیا کہ حکومت اس سلسلہ میں مزید کیا کارروائی کرے گی۔ تو مسٹر ذاکر حسین نے کہا۔ "اس سلسلہ میں پریشانی کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی کیونکہ ہم ضروری اقدامات کریں گے۔"

دونوں صوبوں میں انسداد رشوت ستانی کے خودمختار ادارے قائم کرنے کے متعلق وزیر داخلہ نے بتایا۔ "پولیس کمیشن سے کہا گیا تھا کہ وہ اس مسئلہ پر اظہار خیال کرے چنانچہ پولیس کمیشن کی سفارشات کی روشنی میں حکومت اس سوال پر غور کرے گی۔" وزیر داخلہ نے کہا "مسٹر جسٹس کانسٹنٹائن ۱۹ مئی کو پولیس کمیشن کی رپورٹ میرے حوالے کردیں گے۔ اور میں ڈھاکہ سے واپسی پر یہ رپورٹ صدر کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔ اس رپورٹ پر غور کے بعد صدارتی کابینہ اسے ایک سب کمیٹی کے سپرد کردے گی تاکہ وہ رپورٹ کے بارے میں اپنے نظریات پیش کرے۔ ابھی یہ بتانا مشکل ہے کہ پولیس کمیشن کی سفارشات نافذ کرنے میں کتنی دیر لگے گی۔"

پاک افغان سرحد کی صورت حال کے بارے میں ایک سوال پر وزیر داخلہ نے کہا۔ "صورت حال ویسی ہی ہے جیسی کہ اخبارات نے اس کی روئیداد چھاپی ہے۔"

مشرقی پاکستان میں طوفان سے ہونے والے نقصانات کے متعلق ایک سوال پر وزیر داخلہ نے کہا۔ جب تک سارے صوبہ سے مفصل اعداد و شمار موصول نہیں ہو جاتے نقصانات کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ تفصیلی حالات موصول ہوتے ہی انہیں شائع کر دیا جائے گا۔

مسلح ناگاؤں کے خلاف برمی حکومت کے اقدامات

رنگون ۱۹ مئی۔ برما کی حکومت نے کہا ہے کہ وہ بھارت سے ملحقہ سرحدی علاقہ سے مسلح ناگاؤں کو نکالنے کی پوری کوشش کرے گی۔ برمی حکومت اس فیصلہ پر خلوص کے ساتھ عمل کرنے کی خواہاں ہے۔ لیکن مسلح ناگاؤں کو سرحدی علاقہ سے نکالنا بہت مشکل ہوگا۔

پاکستان میں مصنوعی بارش کا منصوبہ

کراچی ۱۹ مئی معلوم ہوا ہے کہ محکمہ موسمیات مصنوعی بارشیں کرانے کا ایک قومی منصوبہ بنا رہا ہے جو زرعی پیداوار میں اضافہ اور مویشیوں کی افزائش میں بہت مفید ثابت ہوگا۔ مصنوعی بارشوں کے ذریعے ملک میں خشک سالی کے اثرات کم کرنے میں مدد ملے گی۔

اقوام متحدہ کی کمیٹی کو دورہ کی اجازت دینے سے انکار

کیپ ٹاؤن ۱۹ مئی۔ سرکاری اطلاع کے مطابق جنوبی افریقہ نے جنوب مغربی افریقہ کے متعلق اقوام متحدہ کی کمیٹی کو زیر انتداب علاقہ (جنوب مغربی افریقہ) کا دورہ کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔ تاہم جنوبی افریقہ کی حکومت نے بین الاقوامی حیثیت کی کسی شخصیت اور اقوام متحدہ کے صدر کو انتدابی اختیارات کے تحت اس شکایت کا جائزہ لینے کی اجازت دینے پر رضامندی ظاہر کی کہ جنوب مغربی افریقہ کی صورت حال سے بین الاقوامی امن و سلامتی کو خطرہ درپیش ہے۔ اس امر کا انکشاف جنوبی افریقہ کے وزیر خارجہ مسٹر ایرک لوؤ نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمرشولڈ کے نام ایک مراسلہ میں کیا جو یہاں شائع کیا گیا۔

ڈویژنل انجینئروں کی کانفرنس

ختم ہوگئی

لاہور ۱۹ مئی۔ ریلوے ڈویژنل انجینئروں کی پہلی کانفرنس کل یہاں ختم ہوگئی۔ کانفرنس کے ایجنڈے پر متعدد امور تھے۔ اس سہ روزہ کانفرنس میں چند ایک اہم فیصلے کئے گئے اور انہیں اعلیٰ احکام کے غور کے لئے بھیج دیا گیا۔

بھلوال اور سرگودھا میں نئے سکول

سرگودھا ۱۹ مئی۔ ترقیاتی علاقہ سرگودھا اور بھلوال کے مختلف دیہات میں لوگوں نے اپنی مدد آپ کے اصول پر چوبیس ہزار سات سو روپے کی لاگت سے چودہ نئے پرائمری سکول تعمیر کئے ہیں ان میں سے ایک گرلز پرائمری سکول ہے۔ ضلع کونسل سرگودھا نے تحصیل خوشاب میں لڑکوں کے ۲۳ اور لڑکیوں کے ۳ نئے پرائمری سکول شروع کئے ہیں۔ چک نمبر ۱۳۵ ایس بی کے دیہاتیوں نے مویشیوں کا شفاخانہ تعمیر کرنے کے لئے رضاکارانہ طور پر دو ہزار روپے جمع کئے ہیں۔

نئی درآمدی پالیسی مرتب کرتے وقت صارفین کی ضروریات کا خیال رکھا جائیگا

درآمد و برآمد کے چیف کنٹرولر مسٹر الطاف گوہر کی یقین دہانی

ڈھاکہ ۱۹ مئی۔ چیف کنٹرولر درآمد و برآمد مسٹر الطاف گوہر نے کہا کہ آئندہ جولائی تا دسمبر کی درآمدی مدت کے لئے درآمدی پالیسی تیار کرتے وقت صارفین کی ضروریات کو پوری طرح خیال میں رکھا جائے گا۔ مسٹر الطاف گوہر نے ایوان صنعت و تجارت ڈھاکہ کے ارکان سے خطاب کرتے ہوئے کہا "عوام کی ضروریات کا جائزہ لینے کی کوششیں کی جا رہی ہے۔"

عام کھلے لائسنسوں کے نظام کے بارے میں چیف کنٹرولر نے کہا: "اب تک فولاد اور لوہے کے ضمن میں بارہ سو ساٹھ نئے تاجر آگئے ہیں اور مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی ہے کہ حکومت نے مشرقی پاکستان کے تاجروں کو جو سہولتیں مہیا کی ہیں وہ ان سے پوری طرح استفادہ کریں گے۔"

موجودہ صنعتوں میں توازن پیدا کرنے کا ذکر کرتے ہوئے چیف کنٹرولر نے کہا۔ نئے یونٹ قائم کرنے کی بجائے موجودہ صنعتوں کو کافی خام مال مہیا کرنا زیادہ بہتر ہوگا۔ اس سے موجودہ صنعتی یونٹ منفعت بخش بن جائیں گے۔

جہاں تک کتابوں کی درآمد سے نئے زرمبادلہ کی تخصیص کا تعلق ہے مسٹر الطاف گوہر نے کہا کہ یونیورسٹیوں کو براہ راست درآمدی لائسنس ملنے چاہئیں۔ اس طرح یہ ادارے اپنی ضروریات خود ہی پوری کرنے کی بہتر پوزیشن میں ہوں گے۔

بازار میں مختلف اشیاء کی سپلائی کی صورت حال کا جائزہ لیتے ہوئے مسٹر الطاف گوہر نے کہا کہ سائیکلوں اور موٹر گاڑیوں کی طرح کی اشیاء کے فالتو پرزوں اور ادویہ وغیرہ کی سپلائی بالکل اطمینان بخش ہے۔

مغربی پاکستان میں ریشم کی پیداوار

لاہور ۱۹ مئی۔ چھانگا مانگا کے جنگلات میں ۶۱-۱۹۶۰ء کے دوران صوبہ میں ریشم کی کل پیداوار کا قریباً نصف حصہ پیدا ہوا۔ چھانگا مانگا کے جنگلات صوبہ کے سب سے پرانے مصنوعی جنگلات ہیں۔ اور یہ لکڑی کی کثیر مقدار فراہم کرنے کے علاوہ ریشم کی پیداوار میں بھی بڑے سودمند ثابت ہو رہے ہیں۔ مغربی پاکستان میں موجودہ سال کے دوران آٹھ ہزار تین سو اونس ریشم پیدا ہوا۔ اس مقدار میں سے چار ہزار تین سو اونس چھانگا مانگا کے جنگلات میں تیار ہوا۔ راولپنڈی پشاور اور کوئٹہ کے علاقوں میں علی الترتیب اڑھائی ہزار، آٹھ سو اور دو سو اونس ریشم پیدا ہوا۔

معدنیات نکالنے کے حقوق

راولپنڈی ۱۹ مئی۔ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے ایک حکم نافذ کیا ہے جس کی رو سے مرکزی حکومت کو ملک کی حدود میں واقع تمام علاقوں پر معدنیات کے سارے حقوق حاصل ہو گئے ہیں اور ان حقوق کو کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکے گا۔

اکالی دل کی مجلس عاملہ کا اجلاس

نئی دہلی ۱۹ مئی اکالی دل کی مجلس عاملہ کا اجلاس چار گھنٹے تک امرتسر میں ہوا جس میں پنجابی صوبے کے متعلق آئندہ لائحہ عمل تجویز کرنے کی غرض سے قطعی فیصلہ کرنے کے لئے اکالی دل کی جنرل باڈی کا اجلاس بلانے کا فیصلہ کیا گیا۔

زچہ و بچہ کی امداد کیلئے اپیل

راولپنڈی ۱۹ مئی۔ وزیر تعلیم مسٹر اختر حسین نے زچہ و بچہ کی بہبود کی ایسوسی ایشن کے رضاکارانہ کام کو سراہا ہے۔ یہ پندرھواڑہ زچہ و بچہ کی بہبود کی پاکستان ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام منایا جا رہا ہے۔ پیغام میں کہا گیا ہے کہ "ایسوسی ایشن زچہ و بچہ کی بہبود کے لئے شاندار رضاکارانہ کام کر رہی ہے اور میں لوگوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ایک آنہ کے زچہ و بچہ کے ٹکٹ بڑی تعداد میں خرید کر ایسوسی ایشن کی مدد کریں تاکہ ایسوسی ایشن اپنا اچھا کام نہ صرف جاری رکھ سکے بلکہ اس سلسلہ میں اپنی سرگرمیوں میں مزید توسیع کر سکے۔"

گورنر کی مشاورتی کونسل کا اجلاس

لاہور ۱۹ مئی۔ گورنر مشاورتی کونسل کا اجلاس آج صبح یہاں ملک امیر محمد خان کی زیر صدارت ہوا جس میں متعدد ترقیاتی منصوبوں پر غور کیا گیا۔ اجلاس میں مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر زون بی لیفٹیننٹ جنرل بختیار رانا۔ چیف سیکرٹری مسٹر ایم خورشید اور مختلف محکموں کے سربراہوں نے شرکت کی۔

جنوبی کوریا کے صدر نے بھی استعفیٰ دے دیا

تمام وزراء نظربند کر دیئے گئے۔ مقدمات چلائے جائیں گے

سیئول ۲۰ مئی۔ جنوبی کوریا کے صدر مستعفی ہو گئے ہیں۔ انقلابی کمیٹی کے سربراہ جنرل چینگ نے کہا ہے کہ جنوبی کوریا کے فسٹ آرمی کے کمانڈر جنرل لی کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ انہیں اس الزام میں گرفتار کیا گیا ہے کہ وہ انقلابی کمیٹی کی حمایت کا اعلان کرنے میں اڑتالیس گھنٹے تک پس و پیش کرتے رہے۔

جنرل لی محاذ جنگ پر متعین کوریائی فوجوں کے کمانڈر تھے اور ان کے ماتحت اٹھارہ ڈویژن تھے پرانی کابینہ کے وزیراعظم اور دوسرے تمام وزیروں کو ان کے گھروں میں نظربند کر دیا گیا ہے جنرل چینگ نے کہا ہے کہ پرانے وزیروں کو ان کی بدعنوانیوں کی سزا دی جائے گی۔

دریں اثناء جنوبی کوریا کے مختلف حصوں میں نو سو سے زیادہ افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ان کے خلاف یہ الزام ہے کہ یہ کمیونسٹوں کی حمایت کرتے رہے ہیں جنرل چینگ نے کہا ہے کہ گرفتاریوں کا یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک ایسے تمام لوگ گرفتار نہیں کر لئے جاتے بعض حلقوں کا خیال ہے کہ جنوبی کوریا میں اس وقت تک پندرہ سو سے زائد افراد گرفتار کئے جا چکے ہیں جنرل چینگ نے کہا کہ انقلابی کمیٹی فی الحال حکومت کا نظم و نسق چلاتی رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ فوجی کمیٹی کی حکومت کم سے کم مدت تک برسراقتدار رہے انہوں نے ملک سے رشوت اور بدعنوانیوں کے خاتمہ اور اقتصادی بحالی کے نکاتی پروگرام کا اعلان کیا۔

طلبا کو انتباہ

انقلابی کمیٹی کے سربراہ نے طلبا سے کہا کہ وہ اپنی تعلیم کی طرف توجہ دیں اور سیاسی سرگرمیوں میں حصہ نہ لیں۔

انہوں نے طلبا کو متنبہ کیا کہ عوامی مفاد کے خلاف کسی قسم کی کارروائی برداشت نہیں کی جائے گی اور ایسا کرنے والوں کو سخت سزا دی جائے گی انہوں نے کہا کہ انقلابی کمیٹی مغربی طاقتوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات برقرار رکھے گی۔ اور کمیونسٹ شمالی کوریا کے ساتھ رابطہ قائم کرنے کی تمام کوششیں ختم کر دی جائیں گی +

اوو اکتوبر میں پاکستان آئیں گے

راولپنڈی ۲۰ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ برما کے وزیراعظم مسٹر اوو اس سال ماہ اکتوبر میں کسی وقت پاکستان کا دورہ کریں گے صدر ایوب نے جس وقت برما کا دورہ کیا تھا تو انہوں نے مسٹر اوو کو پاکستان کا دورہ کرنے کی دعوت دی تھی۔

لیڈر

بقیہ صـ ۲

اس وقت ضرورت ہے کہ اسلام کے حقیقی پہلو جو روحانی اور اخلاقی ہے اسکو زیادہ سے زیادہ اجاگر کیا جائے۔ اور مسلمان بادشاہوں۔ حکمرانوں اور نوابوں کی تاریخ کے ساتھ ساتھ اسلام کے حقیقی مجاہدین۔ مجددین۔ صلحا اور ائمہ کی تاریخ کو بھی آسان زبان میں ازسرنو قرآن و سنت کی روشنی میں مدون کیا جائے۔ اور جو لوگ اسلام کو ایک جبریہ آئیڈیالوجی کے طور پر پیش کرتے ہیں صحیح اسلامی تعلیمات سے ان کی اصلاح کی جائے +

حج کے لئے روانگی

عزیزم برادرم محمود احمد صاحب خورشید ولد حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری امسال چھپر مورخہ ۱۳-۵-۶۱ کو معہ اپنی بیگم صاحبہ کے بذریعہ ہوائی جہاز حج پر تشریف لے گئے ہیں۔ انشاء اللہ ایک ماہ تک واپسی ہو گی۔ آپ جماعت کراچی کے ایک مخلص اور سرگرم کارکن ہیں۔ آپ کی اہلیہ محترمہ بھی لجنہ اماء اللہ کراچی کی مخلص رکن ہیں۔

جملہ بزرگان جماعت سے استدعا ہے کہ دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اس فریضہ کو شرف قبولیت بخشے اور بخیریت تمام واپس لائے۔ آمین ثم آمین۔ (محمود احمد ولد مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کوئٹہ)

امراء صاحبان اور دیگر احباب جماعت سے ضروری گذارش

جماعت کی آئندہ تبلیغی ضرورتوں کے پیش نظر امسال مجلس مشاورت میں یہ تجویز رکھی گئی تھی کہ ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالبعلم جامعہ احمدیہ میں تعلیم کے لئے بھجوائے۔ چنانچہ نمائندگان نے اس تجویز کو منظور کر لیا تھا۔ اور ساتھ ہی ایک بورڈ کا تقرر کیا گیا تھا جو ان وجوہات کو معلوم کرے جو جامعہ احمدیہ میں کثرت سے طالب علم داخل کرنے میں روک بن رہی ہیں۔ تاکہ ان موانع کو دور کیا جا سکے۔ مجلس مشاورت کے اس فیصلہ کے پیش نظر جملہ امراء صاحبان اور دیگر احباب جماعت سے التماس ہے کہ اولاً وہ اپنی جماعتوں میں پوری کوشش کر کے جامعہ میں طلباء کو تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھجوائیں دوسرے یہ کہ جس دوست کے ذہن میں کوئی مفید تجویز جامعہ احمدیہ کے بارہ میں ہو اس سے بھی مطلع کریں۔ تاکہ جامعہ احمدیہ کی ترقی کے لئے مناسب تجاویز بورڈ کے سامنے رکھی جا سکیں۔

(وکیل التعلیم)

ذخیرہ آخرت اکٹھا کرنے کی کوشش کرو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"اس عاجز کا ارادہ ہے کہ اشاعت دین اسلام کے لئے ایسا احسن انتظام کیا جائے کہ ممالک ہند میں ہر جگہ ہماری طرف سے واعظ و مناظر مقرر ہوں اور بندگان خدا کو دعوت حق کریں تا حجت اسلام روئے زمین پر پوری ہو۔ لیکن اس ضعف اور قلت کی حالت میں ابھی یہ ارادہ کامل طور پر انجام پذیر نہیں ہو سکتا ...... دنیا چند روزہ مسافر خانہ ہے۔ آخرت کے لئے نیک کاموں کے ساتھ طیاری کرنی چاہیئے۔ مبارک وہ شخص جو ذخیرہ آخرت کے اکٹھا کرنے کے لئے دن رات لگا ہوا ہے۔"

(اشتہار ۲۶ مئی ۱۸۹۲ء)

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۱۹ مئی ۶۱ء کے صفحہ ۴ پر صوفی علی محمد صاحب درویش مرحوم کے ذکر خیر پر مشتمل جو مضمون شائع ہوا ہے وہ مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی قادیان کا تحریر فرمودہ ہے افسوس ہے کہ کتابت کی غلطی کی وجہ سے اس پر نام شائع ہونے سے رہ گیا۔ احباب تصحیح فرمالیں

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴